ہمارے سارے کاموں کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہیئے

خلافت کے استحکام و حفاظت کے لئے آپ لوگ سینہ سپر رہیں!

صدرِ مجلس کا خدام سے خطاب

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے لاہور میں منعقدہ حالیہ تربیتی کلاس میں نہایت مفید تربیتی تقاریر فرمائی تھیں۔ آپ کی ایک تقریر گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہے دوسری تقریر کا خلاصہ ہم اس شمارہ میں پیش کرتے ہیں۔ معتمد صاحب مجلس لاہور ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ان قیمتی تقاریر کا خلاصہ تیار کروا کر خالد کو بھجوایا ہے۔ (ادارہ)

قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت کے بعد محترم صدر صاحب نے فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اب ممبران مجلس خدام الاحمدیہ اپنے کاموں میں، نیکی میں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق بڑھانے میں دن بدن بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے نوجوان اپنے اندر یہ جذبہ رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر پیاری سے پیاری چیز کو قربان کرنے کے لئے نہ صرف تیار رہتے ہیں بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان سمجھتے ہیں کہ انہیں دین کی ایسی خدمت کی توفیق ملی۔ (فالحمد للہ)

محض اللہ کی خاطر

آپ نے فرمایا کہ ہمارے سارے کاموں کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہیئے۔ اگر ہمارے کاموں کی بنیاد تقویٰ پر نہ ہو اور وہ محض للہ نہ ہوں بلکہ کسی ذاتی منفعت یا وجاہت کی بنا پر ہوں تو ان کا کوئی فائدہ نہیں۔ خواہ کتنے بڑے کام کیوں نہ کئے جائیں جب تک ان کا مقصد رضائے الٰہی کا حصول نہ ہو خدا تعالیٰ کے نزدیک قابلِ قبول نہیں۔ فرمایا کہ جس مقصد کو لے کر ہم کھڑے ہوئے ہیں وہ اتنا بڑا ہے کہ اگر ساری دنیا بھی اس طرف لگ جائے تب بھی اگر خدا تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو تو وہ حاصل نہیں

ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک چھوٹی سے چھوٹی بدعادت کو چھوڑنا بھی آسان نہیں ہوتا لیکن ہمارا مقصد صرف ان عادتوں سے چھٹکارا پانا ہی نہیں بلکہ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے ماحول میں لوگوں کی بدعادات چھڑا کر نیک اخلاق پیدا کرنے کی تلقین کرے۔ اسکے لئے ضروری ہے کہ پہلے آپ خود اپنے اندر تقویٰ پیدا کریں اور ہر کام محض للّٰہ کریں۔ اگر ایک قائد یا زعیم یا کوئی اور عہدیدار اپنی ذات کو سامنے رکھتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے یا اُسے کوئی ذاتی منفعت ہو تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسے کام کی خدا تعالیٰ کی نظر میں کچھ قیمت نہیں ہوتی۔

کامیابی کی راہ

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ ضرور اس کے لئے کامیابی کی راہ پیدا کر دیتا ہے۔ جب بندہ خدا تعالیٰ کا دامن پکڑ لیتا ہے اور تقویٰ کو بنیاد بنا لیتا ہے تو چاہے راہ میں مشکلات کے کتنے بڑے بڑے پہاڑ کیوں نہ ہوں خدا تعالیٰ اس کو کبھی ناکام نہیں ہونے دیتا۔ کیونکہ وہ نہیں پسند کرتا کہ اس کا بندہ جو صرف اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کام کرتا ہے ناکام و نامراد ہو۔ بلکہ وہ ایسے ذرائع سے کامیابی کے سامان پیدا کرتا ہے اور رزق کے ایسے وسائل مہیا کر دیتا ہے کہ انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

ہمارے سب کاموں کی بنیاد

آپ نے فرمایا کہ آجکل دنیا مادہ پرست ہے اور مادی کوششیں صرف دنیا کمانے پر ہی صرف ہوتی ہیں۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کو اس لئے کھڑا کیا ہے کہ ہم لوگوں کو خالق حقیقی کے قرب کی راہوں سے روشناس کرائیں۔ اگر ہمارے کام بھی محض مادی ہو جائیں اور ان کے پیچھے خدا تعالیٰ کا تقویٰ نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ان طاقتوں کو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں ودیعت کی ہیں محض دنیا کے لئے لگا دینا ان کا ضیاع ہے دنیا میں بے شمار ایسی سوسائٹیاں اور انجمنیں ہیں جو خدمت خلق کا کام کر رہی ہیں۔ پھر ہم میں اور ان میں فرق کیا ہوا؟ فرق یہی ہے کہ ہمارے تمام کام صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوتے ہیں۔ ہم وہی کام کرتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال ظاہر ہو۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے جبکہ ہمارے کاموں کی بنیاد تقویٰ پر ہو۔ اگر ایسا ہو جائے تو خدا تعالیٰ خود ہمارا حامی اور دستگیر ہو جائے گا اور ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے چلے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی کا ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ ان کے ساتھ مولوی حسن علی صاحب ایک دعوت سے واپس آ رہے تھے کہ رستہ میں ایک مکان کی چھت پر چند سوکھی ٹہنیاں نظر پڑیں۔ مولوی حسن علی صاحب نے ہاتھ بڑھا کر ان میں سے ایک تنکا دانتوں میں خلال کرنے کے لئے توڑ لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے تقویٰ کا وہ بلند مقام

حاصل ہے کہ میں اس تنکا کو توڑنا بھی تقویٰ کے خلاف سمجھتا ہوں۔

صاحبزادہ صاحب موصوف نے اپنا بھی ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ مسجد میں بیٹھے ہوئے میں نے صف میں سے ایک تنکا دانتوں میں خلال کرنے کے لئے توڑ لیا لیکن معاً بعد دل میں سوچا کہ میں نے ایسا کیوں کیا جبکہ صف میری ملکیت بھی نہیں ہے۔ اور پھر یہ خیال میرے دل میں آیا کہ اگر سب لوگ میری طرح صفوں میں سے ایک ایک تنکا توڑ لیں تو اس طرح کتنا قومی نقصان ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا بظاہر صف میں سے ایک تنکا توڑ لینا ایک معمولی سی بات دکھائی دیتی ہے لیکن ایک ایسا شخص جس کے دل میں ذرا سا بھی خیال پیدا ہو کہ اس نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے تو وہ ہر وقت یہی سوچتا ہے کہ اس کی کسی بات سے بھی خدا تعالیٰ ناراض نہ ہو۔ سو ہر کام کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا چاہیئے کہ اس کام کے کرنے سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے یا نہیں۔ اور پھر وہی کام کیا جائے جس سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔

ولایت کا مقام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سب سے بڑا فکر جماعت کو یہ کرنا چاہیئے کہ اس کو تقویٰ کا مقام حاصل ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو چاہے ساری دنیا مخالف ہو جائے اس کو کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔ دیکھو عرب جو اخلاقی اور روحانی لحاظ سے مردہ ملک تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تقویٰ کی وجہ سے ان میں کیسی تبدیلی پیدا ہوئی۔ وہ لوگ جو صدیوں سے مُردہ تھے انکو زندہ کر دیا۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے یہ ظاہر کر دیا کہ وہ مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ اسی طرح ہمارا بھی دعویٰ ہے کہ ہم نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم خود نئی زندگی حاصل کریں اور ہمارے سارے کاموں کی بنیاد تقویٰ پر ہو۔ آپ نے تقویٰ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لفظ 'وقایۃ' سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے کسی چیز کو ڈھال بنا لینا۔ جو شخص تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ اس سے فرماتا ہے اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْکَ۔ یعنی تو میرا ہے اور میں تیرا ہوں۔ غرض اس شخص کے لئے وہ ڈھال بن جاتا ہے۔ پس تقویٰ کا مطلب یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے اپنا ایسا تعلق پیدا کرے کہ اگر کوئی تیر ایسے آدمی کی طرف پھینکا جاتے تو خدا تعالیٰ یہ سمجھے کہ یہ تیر میری طرف چلایا گیا ہے۔ ایسا آدمی ولی ہوتا ہے۔

میاں صاحب موصوف نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں بھی بعض افراد ایسے ہیں جن کو اگر نیکی کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے کون سا ولی بننا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سوچنے کا انداز بالکل غلط ہے۔ تم میں سے ہر ایک ولی بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرے۔ آپ نے فرمایا مجھے بہت دکھ ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ جماعت میں بزرگ فوت ہوتے جا رہے ہیں اور ان کی جگہ لینے کے لئے کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا فیضان چند لوگوں تک مخصوص نہیں ہے جو

چاہے وہ اس سے حصہ لے سکتا ہے

خوف و رجا کے بین بین

تقویٰ کو حاصل کرنے کے دو طریق آپ نے بتائے (۱) رغبت سے (۲) خوف سے۔ ایک طرف تو مومن کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت ہوتی ہے اور دوسری طرف اس کا جلال اور رعب ہوتا ہے۔ پس ایک مومن کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو رغبت اور خوف دونوں وجہ سے پکارتا ہے۔ ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خامی ضرور ہوتی ہے۔ چاہے وہ کتنا بڑا ہی کیوں نہ ہو لیکن جس ذات کے سامنے ہم نے پیش ہونا ہے وہ تمام نقائص سے پاک ہے اس لئے اس کے فضل کی امید بھی ہونی چاہیئے اور اس کی پکڑ سے خوف بھی۔ الایمان بین الرجاء والخوف ..... یعنی ایمان امید اور خوف کے درمیان ہے۔ اور اسی درمیانی راہ کو اختیار کرنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ سے امید بھی بہت ہونی چاہیئے اور اس کا خوف بھی ضرور ہونا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر مجھے آسمان سے یہ آواز آئے کہ صرف ایک ہی شخص جنت میں داخل ہوگا تو میرے دل میں یہ امید ہوتی ہے کہ وہ صرف میں ہی ہوں۔ اور اس کے بالمقابل اگر آسمان سے یہ آواز آئے کہ صرف ایک ہی شخص دوزخ میں جائے گا تو مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ دوزخ میں جانے والا میرے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ جب ایک شخص کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو اس کے اندر صحیح ایمان پیدا ہو جاتا ہے۔ دوسرے مذاہب کی تعلیم تو یہ ہے کہ جنتی زندگی اگلی دنیا میں شروع ہوگی لیکن ہمیں قرآن کریم یہ سکھلاتا ہے کہ جنتی زندگی تقویٰ کے ذریعہ اسی دنیا میں حاصل ہو جاتی ہے۔ اور ایسے مقام پر اگر کوئی مصیبت آتی بھی ہے تو انسان اسے مصیبت سمجھتا ہی نہیں بلکہ عین راحت جانتا ہے۔ حضرت لقمٰن کے متعلق آتا ہے کہ آپ کو بچپن سے ایک رئیس نے پالا تھا۔ وہ رئیس آپ کے ساتھ بہت اُنس رکھتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے پاس کچھ خربوزے آئے تو اس نے چاقو سے چند قاشیں بنائیں اور خود کھانے سے پیشتر محبت کی وجہ سے حضرت لقمٰن کو یکے بعد دیگرے تین قاشیں کھانے کے لئے دیں جو آپ نے کھا لیں۔ اس کے بعد رئیس نے بھی ایک قاش منہ میں رکھی تو اسے سخت کڑوا پایا۔ اس نے آپ سے کہا کہ یہ کیا کیا۔ مجھے کیوں نہیں بتایا کہ یہ کڑوی ہیں۔ تو حضرت لقمٰن نے فرمایا کہ اے میرے آقا آپ کے ہاتھ سے اتنی میٹھی قاشیں کھائی ہیں کہ اگر دو تین کڑوی قاشیں بھی کھا لوں گا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

متقی کی نشانی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ متقی کی یہ نشانی ہوتی ہے کہ وہ مشکل کو مشکل نہیں سمجھتے۔ وہ رات کو تھوڑا سوتے ہیں اور جب صبح کو اٹھتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں کہ خدایا تیری عبادت کا حق ادا نہ کر سکے۔ ساری رات کی عبادت کے بعد بھی وہ مغرور نہیں ہو جاتے بلکہ نہایت عاجزی اور انکساری سے اپنی کمزوری کا اعتراف کرتے ہیں۔ انسان کے لئے سب سے بڑے فخر اور شرف کی

بات یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جائے۔ ایسے انسانوں کو خدا تعالیٰ بھی اپنے قرب میں جگہ دیتا ہے اور آیۃ اللہ میں شامل کر لیتا ہے اور اُن کے ذریعہ سے دنیا کو اپنی چمکار دکھلاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہ چہرہ نمائی اُس وقت ہوتی ہے جبکہ اُس کے بندے اُس کی راہ میں اپنا سب کچھ لُٹا دیتے ہیں اور صرف اُسی کی رضا کے طالب بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر اُمت کے لئے ہم نے قربانی کا طریق مقرر کیا ہُوا ہے۔ یہ انسانوں کے لئے ایک سبق ہے کہ جس طرح بکرا انسان کی خاطر اپنی گردن چھری کے آگے رکھ دیتا ہے اسی طرح ہم بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگیاں قربان کر دیں۔

پس ہمیں اپنے وجودوں کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھنا چاہیئے اور جب بھی خدا تعالیٰ کے مامور یا خلیفہ کی طرف سے مطالبہ ہو تو بلا چون وچرا اپنے آپ کو، اولاد کو، بھائی بہنوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دینا چاہیئے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی بھی ترقی یا امتیاز بغیر مشقت اٹھائے یا تکالیف سہے حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس اے عزیزو جب تک ہمیں تقویٰ کا یہ مقام حاصل نہیں ہوتا کہ ہم مقیم الصلوٰۃ ہو جائیں اُس وقت تک ہم دنیا میں خدا تعالیٰ کی قدرت کو قائم نہیں کر سکتے۔

آپ نے فرمایا کہ اقامت کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ ہماری نمازوں کو دیکھ کر دوسروں کے دل میں بھی نماز پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اس تربیتی کلاس کا مقصد بھی یہی ہے کہ آپ کے اندر خدا تعالیٰ کی معرفت پیدا ہو اور معرفت کے نتیجہ میں اس کا تقویٰ اور جلال پیدا ہو۔ اگر آپ اِس چیز کو مدنظر رکھیں تو آپ اِس مختصر ترین وقت میں بھی اپنے مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ویسے تو ۲۴ گھنٹے میں دنیا کا کوئی علم بھی حاصل نہیں ہو سکتا لیکن اگر آپ دلوں میں تقویٰ کو قائم کر لیں تو یقیناً خدا تعالیٰ فراخی کے سامان پیدا کر دیا کرتا ہے۔

خلافت سے وابستگی

آپ نے فرمایا کہ دوسری بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ ہمارے عہد کا دوسرا حصہ ہے۔ پہلا حصہ تو خدا تعالیٰ کی توحید سے متعلق ہے لیکن دوسرا حصہ خلافت سے وابستگی کا ہے۔ اس کو بھی اپنے سامنے رکھیں۔ آجکل کے حالات کا تقاضا یہ ہے کہ خلیفہ وقت کے ساتھ وابستگی اور وفاداری قائم رکھی جائے۔ وفاداری کے بغیر انسان ایک ذلیل چیز ہے۔ ہماری جماعت کے بعض طبقوں میں بھی بے وفائی پیدا ہو رہی ہے اور اس چیز کا مقابلہ نوجوان ہی کر سکتے ہیں۔ پس آپ لوگوں کو چاہیئے کہ خلافت کے استحکام اور حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو جائیں کیونکہ ہماری تنظیم کا مقصد ہی یہی ہے پس خلیفہ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کریں اور اپنے عہد کو تازہ کریں۔ خلافت کی وجہ سے ہی سب برکات ہم پر نازل ہو رہی ہیں۔ جماعت خلافت کے ذریعہ ہی بنتی ہے۔ پس تم خلافت کی قدر کرو اور عہد کرو کہ خواہ ساری جماعت خلیفہ کا ساتھ چھوڑ جائے ہم استقامت اختیار کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ خلیفہ خدا خود بناتا ہے اور اسے کسی کی وفاداری کی حاجت نہیں ہوتی۔ ہم (باقی ص۲۲ پر)

صدر مجلس کا خدام سے خطاب (از ص ۲۸)

اس سے وفاداری کر کے صرف اپنی جانوں پر رحم کرنے والے ہوں گے نہ کہ خلیفہ پر کوئی احسان۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ جو لوگ خلیفہ کے ساتھ غداری کریں گے۔ خدا تعالیٰ ان کو ذلیل و نامراد کرے گا۔ اس سے پہلے پیغامیوں اور دوسرے مخالفوں کا انجام ہمارے سامنے ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہماری خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی بلند راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور سُنّت کو زندہ رکھنے کے لئے ہم اپنی جانیں، مال اور دیگر چیزیں بھی قربان کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عہد کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)